سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

جمعۃ المبارک، 19-اکتوبر 2018
(یوم الجمع، 9-صفر المظفر 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: تیسرا اجلاس

جلد 3 : شمارہ 2

31

جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(13)/2018/1864. Dated: 17th October, 2018. Pursuant to the provisions of clause (3) of Article 53, read with Article 127, of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **Sardar Dost Muhammad Mazari, Deputy Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, shall act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect, vice **Mr Parvez Elahi, Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, who has assumed office of the Acting Governor on 17th October 2018 (A.N.).

MUHAMMAD KHAN BHATTI
Secretary

33

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19-اکتوبر 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سرکاری کارروائی

"سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پر عام بحث"

35

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تیسرا اجلاس

جمعتہ المبارک، 19-اکتوبر 2018

(یوم الجمع، 9-صفر المظفر 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 10 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

الٓمٓ ﴿١﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى
لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾

سورۃ البَقَرَۃ آیات 1 تا 5

الم (1) یہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کچھ شک نہیں (کہ کلامِ اللہ ہے۔ اللہ سے) ڈرنے والوں کی راہنما ہے (2) جو غیب پر ایمان لاتے اور آداب کے ساتھ نماز پڑھتے اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں (3) اور جو کتاب (اے محمدؐ) تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے (پیغمبروں پر) نازل ہوئیں سب پر ایمان لاتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں (4) یہی لوگ اپنے پروردگار (کی طرف) سے ہدایت پر ہیں اور یہی نجات پانے والے ہیں (5)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اکو ای حیاتی دا معیار ہونا چاہی دا
اللہ دے حبیبؐ نال پیار ہونا چاہی دا
حضرت صدیقؓ نے ایہہ دسیا اے دوستو
سب کجھ سوہنےؐ توں نثار ہونا چاہی دا
حسنؑ حسینؑ توں جند جان وار کے
علیؓ دے غلاماں وچ شمار ہونا چاہی دا
آقاؐ جدوں یاد کرو اپنے غلاماں نوں
ساڈا وی غلاماں وچ شمار ہونا چاہی دا

حلف

نو منتخب ممبران اسمبلی کا حلف

جناب قائم مقام سپیکر: جزاک اللہ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ کچھ نو منتخب ممبران ایوان میں موجود ہیں۔ وہ اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر حلف اٹھالیں۔

(اس مرحلہ پر درج ذیل دو نو منتخب ممبران نے حلف لیا
اور حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

1۔ سید صمصام علی شاہ بخاری پی پی-201

2۔ محترمہ زہرہ بتول پی پی-272

جناب قائم مقام سپیکر: قواعد و ضوابط کے مطابق آج ہم نے سب سے پہلے قائد حزب اختلاف کو تقریر کے لئے موقع دینا ہے۔ اگر وہ تقریر کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں تو پھر وہ ایوان میں تشریف لے آئیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کورم point out ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

اپوزیشن ممبران کے ایوان میں جناب سپیکر اور اسمبلی سٹاف پر حملے کی مذمت

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اپنی بہن محترمہ زہرہ بتول اور سید صمصام علی شاہ بخاری کو اس معزز ایوان کا ممبر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ انشاء اللہ وہ ایوان میں بہتر contribute کریں گے۔ اس ایوان میں چند دن پہلے ایک ناخوشگوار واقعہ ہو چکا ہے اور میں اپنے ان نو منتخب معزز ممبران سے گزارش کروں گا کہ انہوں نے اس سے اجتناب کرنا ہے۔ اگر آج یہاں پر جناب محمد حمزہ شہباز کشمیری تشریف لے آتے تو ہم انہیں یہ بتاتے کہ تربیت میں کیا فرق ہوتا ہے ؟ جس طریقے سے انہوں نے یہاں ایوان میں بیٹھ کر command کیا اور ایک ایک معزز ممبر کو انگلی کا اشارہ کر کے میمنہ اور میسرہ کے طور پر role ادا کرنے اور حملہ آور ہونے کے لئے کہتے رہے وہ سب کچھ کیمرہ کی آنکھ نے محفوظ کیا ہوا ہے۔ جناب حمزہ شہباز کشمیری نے اس سے پہلے اجلاس میں اپنی تقریر کے دوران وعدہ کیا تھا کہ اگر مجھے آرام سے سُنا جائے گا تو حزب اقتدار کی طرف سے کوئی معزز ممبر یا وزیر تقریر کرے گا تو ہم اسے بھی آرام سے سُنیں گے لیکن انہوں نے اپنے اس وعدے کا پاس نہیں کیا۔ اُس دن ان کی پوری تقریر سُنی گئی لیکن 16-اکتوبر کے اجلاس میں ہمارے وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر کو حزب اختلاف نے نہیں سُنا۔ حزب اختلاف کے معزز ممبران کے شور شرابے اور حملوں کے باوجود وزیر خزانہ نے اپنی تقریر مکمل کی تھی جس پر میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ ایوان اچھے رویّوں اور روایات کا امین ہے۔ میری خواہش ہے کہ قائد حزب اختلاف یہاں ایوان میں تشریف لائیں، تقریر کریں، ہم آرام سے بیٹھ کر ان کی تقریر کے notes لیں اور پھر ان کی باتوں کا جواب دیں۔ میرا خیال ہے کہ ان کے پاس کچھ کہنے کے لئے نہیں ہے۔ انہیں اس بات کا علم ہے کہ وہ ایک بہت highly trained پارٹی کے تربیت یافتہ معزز ممبران کے سامنے تقریر کریں گے اور وہ ایک اچھے اخلاق کا مظاہرہ کریں گے۔

جناب سپیکر! مجھے بہت افسوس ہے کہ اس ایوان کے موجود ہوتے ہوئے اور اس کے دروازے کھلے ہونے کے باوجود حزب اختلاف کے معزز ممبران باہر سیڑھیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ سیڑھیوں پر بیٹھ کر بھیک مانگی جاتی ہے۔ سیڑھیوں پر بیٹھ کر جو اول فول بولتے ہیں وہ ایوان کی کارروائی کا حصہ نہیں بنتا۔ موجودہ حزب اختلاف کے لوگ صوبہ پنجاب اور اس ملک پاکستان پر جعلی طریقے سے حکومت کرتے رہے ہیں اور انہوں نے چور اور ڈاکو کا role ادا کیا ہے۔ یہ کہتے ہیں

کہ ہم گالم گلوچ کا ماحول پیدا کرتے ہیں۔ کیا چور کو چور اور ڈاکو کو ڈاکو نہ کہا جائے؟ آپ ویڈیو ریکارڈنگ چلا کر دیکھ لیں اس میں آپ کو ایک کلپ نہیں ملے گا کہ جس میں کوئی گالی دی گئی ہو۔ جب چور اور ڈاکو کو کہا جاتا ہے تو وہ تڑپ اُٹھتے ہیں۔ ہم تو چور کو چور اور ڈاکو کو ڈاکو کہتے ہیں۔ اب اس کا فیصلہ Investigation Officer کرے گا یا عدالت کرے گی کہ کون چور اور ڈاکو ہے؟ یہ عدالت پر اور نہ ہی investigation پر یقین رکھتے ہیں۔ جناب شہباز شریف کشمیری کو نیب کی طرف سے 21 سوالات دیئے گئے۔ 14 دنوں میں انہوں نے ان 21 سوالات میں سے صرف چھ سوالوں کے جوابات دیئے ہیں اور اگر اسی حساب سے چلتے رہے تو پھر یہ 90 دنوں میں بھی 21 سوالات کے جوابات نہیں دے سکیں گے۔

جناب سپیکر! اس صوبے کو لوٹا گیا، 56 کمپنیاں بنائی گئیں اور ان کمپنیوں میں کام کرنے والے آفیسرز کو دس دس، بیس بیس لاکھ روپے تنخواہیں دی گئیں۔ یہ سب کچھ عوام کے سامنے ہے۔ جناب محمد حمزہ شہباز کشمیری کی تربیت چونکہ ایسے ماحول میں ہوئی ہے لہٰذا یہ جب بھی ایوان میں آئیں گے تو یہ ایسے ہی حالات پیدا کریں گے جیسا کہ انہوں نے بجٹ تقریر کے دن کئے۔ گوالمنڈی بہت اچھا محلہ ہے لیکن اس کے کچھ علاقوں کی تربیت اچھی نہیں اور جناب محمد حمزہ شہباز شریف کشمیری گوالمنڈی کے انہی علاقوں کی تربیت لے کر یہاں پر آتے ہیں۔ ہم گوالمنڈی کا احترام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! جس دن وزیر خزانہ پنجاب بجٹ پیش کر رہے تھے اس دن ہم نے دیکھا کہ یہ جناب محمد حمزہ شہباز شریف کشمیری یہاں پر بھی ماڈل ٹاؤن پر حملہ جیسا ماحول پیدا کرنا چاہتے تھے۔ یہ ابھی تک اس mode سے باہر نہیں نکلے لیکن اب ان کو قتال کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ اب انہیں 14,14 لاشیں گرانے کا دوبارہ موقع نہیں دیا جائے گا۔ ماڈل ٹاؤن میں سب کچھ کروانے کے بعد توقیر شاہ کو فوری طور پر باہر سفیر بنا کر بھجوا دیا جاتا ہے۔ ڈی آئی جی رانا عبدالجبار کو بھی بیرون ملک بھیج دیا جاتا ہے۔ یہاں ماڈل ٹاؤن لاہور میں چودہ لاشیں گر گئیں اور 12 گھنٹے گولیاں چلتی رہیں لیکن یہ آرام سے چین کی بانسری بجاتے رہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے پنجاب بنک کے حوالے سے بات کی ہے۔ جب پنجاب بنک نے ان سے لٹنے سے انکار کیا تو پھر انہوں نے ایسی باتیں شروع کر دیں۔ یہ بار بار چودھری مونس الٰہی کا ذکر کرتے ہیں اور ابھی باہر سیڑھیوں پر بھی یہ بات کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے دور اقتدار میں چودھری مونس الٰہی پر جھوٹا کیس دائر کیا حالانکہ وہ اس وقت ملک سے باہر تھے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ تفاوت بتانا چاہتا ہوں کہ جس وقت چودھری مونس الہیٰ پر کیس دائر ہوا تو وہ ملک سے باہر تھے، وہ فوراً ملک میں واپس تشریف لائے، انہوں نے گرفتاری دی اور انہوں نے ضمانت کے لئے بھی applyنہیں کیا بلکہ انہوں نے کہا کہ میں کیس لڑوں گا اور وہ جیل میں رہے اور پھر وہاں سے بری ہو کر نکلے۔ ایک ان کے داماد علی عمران ہیں جو اپنے سُسر سے صرف ایک floorکا ماہانہ 2 کروڑ روپیہ کرایا لیتے رہے ہیں اُس کا جواب دینے سے پہلے یہ ملک سے بھاگ گئے۔ یہ ملک سے بھاگنے والے ہیں اور ہمارے ایم این اے چودھری مونس الہیٰ ان کے بنائے ہوئے جھوٹے مقدموں کا مقابلہ کرنے کے لئے یہاں پر واپس آنے والے ہیں۔ ان کا اور اُن کا کیا مقابلہ؟ وہ highly trainedلوگ ہیں۔ یہاں پر ان کی تربیت displayہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم یہاں پر اس معزز ایوان کا تحفظ کریں گے، آپ کی کرسی کا ادب کریں گے اور آپ کی کرسی کا ادب کروائیں گے۔ ہم یہ line cross نہیں کریں گے لیکن انہیں بھی یہ line crossنہیں کرنے دیں گے۔

جناب سپیکر! میں اُن سے التماس کرتا ہوں کہ اگر وہ پسند کریں تو نیچے کیفے ٹیریا ہے، کانفرنس رُوم اور کمیٹی رومز بھی ہیں۔ وہ ہمیں اپنے بیس بیس، تیس تیس ممبران دیں ہم اُن کی ٹریننگ کرتے ہیں، اُن کو اخلاق سکھاتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارے پاس وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجا ہیں جو ایک وقت میں 100 معزز ممبران کی تربیت بھی کر سکتے ہیں۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ جناب محمد بشارت راجا سے دو دو گھنٹے کے دو سیشن لے لیں اُس کے بعد اگر اُن میں شرم و حیا نہ جاگ جائے تو آپ مجھے یہاں سے دس دن کے لئے نکال دیجئے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر یہ جو معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں اور معزز ممبران حزب اختلاف یہ گیارہ کروڑ لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے چُنے گئے 371 لوگ ہیں اور یہ بد قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے چُنے ہوئے 371 لوگوں میں بھی یہ نہیں رہنا چاہتے اور اگر یہ ان 371 لوگوں میں نہیں رہنا چاہتے تو یہ انشاء اللہ تعالیٰ نہیں رہیں گے۔ جناب سپیکر نے چھ معزز ممبران کو یہاں سے باہر نکالا ہے۔ یہاں پر یہ روایت رہی ہے کہ اگر معزز ممبران proper behaveنہیں کرتے تھے تو اسی معزز ایوان سے 43 ممبران بھی نکالے گئے تھے اور جن معزز ممبران کو انہوں نے اپنے دورِ حکومت میں نکالا تھا میں وزیر اطلاعات و ثقافت جناب فیاض الحسن چوہان سے کہوں گا کہ وہ اس معزز ایوان کے سامنے اُن معزز ممبران کی لسٹ رکھیں کہ اس معزز ایوان سے اُن کے نکالے ہوئے

ممبران ٹھیک اور ہمارے نکالے ہوئے ممبران غلط؟ انہوں نے اپنے دور میں معزز ممبران کو غلط طور پر اس معزز ایوان سے نکالا تھا اور ہم نے اس معزز ایوان سے ممبران کو ٹھیک نکالا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اس وقت گھبرائے ہوئے اور بالکل تڑپتے ہوئے لوگوں میں سے ہیں لیکن میں ان سے صرف اتنی گزارش کروں گا کہ:

کیا اتنے ہی جعلی تھے حریفانِ آفتاب
چمکی ذرا سی دُھوپ تو کمروں میں آ گئے

جناب سپیکر! ابھی تو تفتیشیں شروع ہوئی ہیں۔ یہ تفتیشیں بُھگتیں، اپنے اعمال نامے ہمارے سامنے لے کر آئیں اور یہ نہ کہیں کہ یہ خُدا اور روزِ حساب پر چھوڑ دو۔ یہ لوگ تو روزِ حساب کو مانتے ہی نہیں ہیں لہٰذا ان کا فیصلہ یہیں پر ہونا ہے۔ میں پیر صمصام بخاری کو پھر مبارکباد دیتا ہوں انہوں نے آج یہاں پر جو حلف اُٹھایا ہے ہم سب اُس حلف کے امین ہیں اور میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم یہاں پر جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے اندر اللہ کے علاوہ اور کوئی خوف نہیں ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے فضل مانگتے ہوئے اپنی ہمت و جرأت کے ساتھ اس صوبے کی خدمت کریں گے۔ آپ کے ہر حکم کی اطاعت کریں گے اور آپ کی اس کرسی اور آپ کے اس سٹاف کی حفاظت کے لئے حصار بن جائیں گے۔ اگر کوئی آپ کی طرف یا آپ کے سٹاف کی طرف ہاتھ اُٹھائے گا تو ہم اُس کو منع کریں گے۔

جناب سپیکر! اگر وہ یہاں پر آئیں تو انہیں وہ الفاظ کہے جا سکتے ہیں جو الفاظ انہوں نے کہے تھے کیونکہ وہ القابات اور الفاظ recorded ہیں، ہمارے سینوں پر لکھے ہوئے ہیں لیکن ہم اُن کے لئے اُسی طرح کے القابات اور الفاظ استعمال نہیں کریں گے اور انہیں واضح طور پر بتائیں گے کہ ہمارے گھر والوں نے ہمیں کیا سکھایا ہے اور اُن کے گھر والوں نے انہیں سکھانے کا وقت کسی اور جگہ صرف کیا ہے۔

جناب سپیکر! جناب پرویز الٰہی آج یہاں پر نہیں ہیں میں اُن کو بھی یہاں سے یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اُس دن انہوں نے جتنے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا وہ ہمارے لئے روشنی کا مینار ہے۔ انہوں نے ہمیں اور اپنے سٹاف کو بھی حوصلہ دیا۔

جناب سپیکر! ہم ایک عمل سے گزرے ہوئے لوگ ہیں، ہم حوصلے اور جرأت کے ساتھ اس صوبے کے عوام کے حقوق کا تحفظ کریں گے اور چوروں وڈاکوؤں کو بالکل بے لباس کر دیں گے۔ بہت بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: میں انتہائی افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ 16-اکتوبر کو بہت ہی unfortunate incident ہوا لیکن مخدوم صاحب! میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے انتہائی صبر و تحمل اور اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کر کے ثابت کیا کہ آپ ایک اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں وزیر قانون و پارلیمانی امور سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ:

Are you ready to give them training in the Cafeteria?

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جو آپ کا حکم ہو میں حاضر ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ جی، وزیر اطلاعات وثقافت!

وزیر اطلاعات وثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! آج سے دو دن پہلے پنجاب اسمبلی کے اندر جو کچھ ہوا وہ پوری پاکستانی قوم نے دیکھا اور وہ لوگ پچھلے چار سالوں سے اپنے پورے خاندان اور اپنے حواریوں کے ساتھ مل کر "ووٹ کو عزت دو" کی قوالی گایا کرتے تھے اور غزلیں پڑھا کرتے تھے۔ وہ پارلیمانی اور جمہوری اداروں کی supremacy کا درسِ اخلاق دیا کرتے تھے اُنہی کی سرپرستی میں میاں محمد شہباز شریف کشمیری کی ہدایت اور قائد حزب اختلاف میاں حمزہ شہباز کشمیری کی ہلاشیری پر یہاں پر جو غنڈہ گردی ہوئی وہ آپ دوستوں نے بھی دیکھا اور صحافی حضرات نے بھی دیکھا اور یہاں پر سرکاری املاک کا 9 لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ اس معزز ایوان کی عزت، وقار اور توقیر کی دھجیاں اُڑائی گئیں۔ ان کا لیڈر نیب کی custody میں ہے تو یہ پچھلے پندرہ دن سے اُس بچے کی طرح behave کر رہے ہیں جو کسی میلے میں اپنے باپ سے بچھڑ جاتا ہے تو ابو ابو کہہ کر مخاطب کرتا ہے۔ انہوں نے اپنے لیڈر کے ہجر و وصال میں آہیں بھریں اور ڈاکو ڈاکو کہہ کر اپنے لیڈر کو بھی یاد کیا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج اسمبلی کے باہر کھڑے ہو کر میاں حمزہ شہباز کشمیری ایک بات کر رہے تھے کہ پنجاب اسمبلی کی history میں کبھی یہ نہیں ہوا کہ اجلاس میں آنے پر ممبران کے اوپر پابندی لگی ہو۔

جناب سپیکر! پچھلے دس سال میں ان کے دورِ اقتدار کے 7/8 events ہیں میں اُن میں سے آپ کے سامنے 4 events رکھ دیتا ہوں کہ اجلاس میں شمولیت کے حوالے سے ممبران کے اوپر پابندی لگی ہو۔ 21۔ جون 2012 کو شیخ علاؤالدین، محترمہ سیمل کامران، محترمہ انجم صفدر کو اسی اسمبلی کے سپیکر جن کا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ن) سے تھا اُن پر اجلاس میں شمولیت کے حوالے سے پندرہ دن کی پابندی لگائی گئی۔ پھر 13۔ جولائی 2010 میں چودھری عامر سلطان چیمہ نے سپیکر اسمبلی کے سامنے آکر ایک منٹ کے لئے تھوڑا زور سے ڈیسک بجایا تھا تو اُن کے اوپر پابندی لگا دی گئی کہ وہ اُس پورے اجلاس میں ایوان میں داخل نہیں ہو سکتے۔ پھر یکم مارچ 2018 کو حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے پی ٹی آئی کے معزز ممبر جناب عارف عباسی پر پابندی لگا دی گئی کہ انہوں نے جناب سپیکر کو مخاطب کر کے aggressively question کرنے کی کوشش کی تھی۔ اسی طرح 25۔ اکتوبر 2017 کو جناب سپیکر (رانا محمد اقبال خان) نے میاں طاہر پر پابندی لگا دی کہ وہ اسمبلی اجلاس میں داخل نہیں ہو سکتے تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ان کی مثال تو وہ ہے کہ آپ کرے تو رام لیلا کوئی دوسرا کرے تو کریکٹر ڈھیلا، آپ کرے تو سبحان اللہ کوئی دوسرا کرے تو استغفراللہ، آپ کرے تو ماشاء اللہ کوئی دوسرا کرے تو نعوذ باللہ، آپ کرے تو واہ واہ کوئی دوسرا کرے تو تُھو تُھو تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ منافقت کی سیاست میاں محمد نواز شریف کشمیری، میاں محمد شہباز شریف کشمیری اور جناب محمد حمزہ شہباز شریف کشمیری کا خاصا ہے۔

جناب سپیکر! میں ان سے گزارش کروں گا کہ دو دن پہلے آپ نے یہاں پر جو غنڈہ گردی کرنے کی کوشش کی اُس میں آپ نے بدنامی بھی کمائی، رُسوائی بھی کمائی، جگ ہنسائی بھی کمائی اور سیاسی بے حیائی بھی کمائی لیکن خدا کا واسطہ ہے اسمبلی کے decorum کو، اسمبلی کے floor کو، اسمبلی کی dignity کو، اسمبلی کے وقار کو، اسمبلی کی تہذیب کو، اسمبلی کی عزت کو اور اسمبلی کے احترام کو کم از کم damage نہ کریں اس کو damage کریں گے تو یہ آپ اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی ماریں گے۔ چودھری ظہیر الدین نے بالکل ٹھیک بات کی ہے آپ معزز ممبران حزب اختلاف کی ایک تربیتی ورکشاپ رکھ لیں۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے دن ہی میاں حمزہ شہباز کشمیری کو کہا تھا کہ آپ اپنے ممبران کی تربیت کریں۔ یہاں پر ایک میاں بیوی کمپنی لمیٹڈ ہے وہ لمیٹڈ کمپنی آ جاتی ہے تو وہ جناب سپیکر کی عزت اور وقار کو damage کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جناب سپیکر ہمارے ووٹوں سے منتخب ہوئے ہیں، جناب سپیکر ہماری عزت ہیں، جناب سپیکر ہمارا وقار ہیں، جناب سپیکر ہمارا مان ہیں،

جناب سپیکر ہماری جان ہیں کیونکہ وہ ووٹ کے ذریعے سے سپیکر اسمبلی بنے ہیں تو یہ جو منافقت کی سیاست ہے کہ اپنے لئے میٹھا میٹھا ہپ ہپ، کڑوا کڑوا تُھو تُھو۔ اپنے لئے تو "ووٹ کو عزت دو" اور اگر کسی نے ووٹ دیا ہو تو اُس کی عزت کو رُسوا کرنے کی کوشش کرو تو یہ چیز نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات ختم کرنے سے پہلے on the Floor of the House ایک اور چیز clear کروں گا کہ پچھلے دو دن سے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے میڈیا سیل کی سرپرستی میں ایک پراپیگنڈا ہو رہا ہے کہ محترم حبیب جالب کی بیٹی کا وظیفہ بند کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف دو تین فقروں میں ایک چیز واضح کرنا چاہتا ہوں۔ میری صحافی برادری بھی یہاں پر بیٹھی ہے وہ بھی note کر لے کہ یہ وظیفہ آج سے چار سال پہلے جناب محمد حمزہ شہباز شریف کشمیری کی حکومت میں بند ہوا تھا، یہ ہم نے بند نہیں کیا اور یہ ہماری طرف سے بند نہیں ہوا۔ یہ جھوٹا پراپیگنڈا مت کریں۔ جناب حبیب جالب کی وفات کے بعد ان کی بیوہ فوت ہوئیں تو ان کے بعد وظیفہ بند کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر اعلان کرتا ہوں کہ special assistance کی مد میں ہماری وزارت ثقافت کے تحت اگر ان کی بیٹی apply کریں گی تو انشاء اللہ ہم شعراء کی special assistance کی مد میں ان کی مدد کریں گے۔ بہت شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہاں جناب حبیب جالب کی صاحبزادی کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب انہوں نے وظیفہ بند کیا تھا تو میں نے جناب پرویز الٰہی اور چودھری شجاعت صاحب کے حکم پر ان کے لئے کام کیا۔ ان کی صاحبزادی گواہ ہیں کہ میں نے فیصل آباد میں ان کو گھر دیا تھا اور ڈیڑھ سال تک ان کا اور گھر کا خرچہ برداشت کرتا رہا ہوں۔ وہ خود جب وہاں سے یہاں shift ہوئیں تو وہ سلسلہ رکا۔ اگر اب بھی وہ فیصل آباد آئیں گی تو میں اسی طرح ان کو گھر دوں گا اور جس طرح پہلے ڈیڑھ سال تک کیا تھا اسی طرح دوبارہ کروں گا۔ وہ خود بھی اس بات کی گواہ ہیں کہ میں ان کو خرچہ دیتا رہا ہوں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سعید اکبر! آپ ذرا بیٹھ جائیں۔ ہم نے ابھی بجٹ پر focus کرنا ہے، اس پر speeches ہونی ہیں اور پہلے اپوزیشن پھر treasury benches سے ممبران بات کریں گے۔ براہ مہربانی اپنی تقریر کو پانچ منٹ کے اندر wind up کریں کیونکہ ممبران بہت زیادہ

ہیں۔We have more than 350 members لیکن اس وقت اپوزیشن ممبران نہیں ہیں۔ میں سب سے پہلے جناب محمد معاویہ کو بات کرنے کا موقع دیتا ہوں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد معاویہ! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں میں ان کے بعد آپ کو بات کرنے کا موقع دیتا ہوں۔ جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! یہاں دو دن پہلے جو واقعہ ہوا مجھے اس کا افسوس ہے۔ ہمیں اس طرح کے واقعات کی collectively مذمت بھی کرنی چاہئے لیکن اس ہاؤس میں یہ کوئی پہلی روایت نہیں ہے۔ ہم 1985 سے دیکھ رہے ہیں کہ جہاں اتنا ہجوم ہوتا ہے وہاں اس طرح کے events ہوتے ہیں۔ پہلے گورنمنٹ اور اپوزیشن کا آپس میں جھگڑا ہوتا تھا لیکن اس دفعہ افسوسناک بات ہوئی ہے۔ یہاں جناب سپیکر جو کہ Custodian of the House ہیں ان کی عزت اور احترام پورے ہاؤس پر لازم ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس دفعہ بہت بُری روایت دیکھی ہے کہ اس دفعہ جو target کیا جا رہا ہے وہ سپیکر کو کیا جا رہا ہے۔ میں اس بات کی اپوزیشن سے توقع کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کی کارکردگی کو جتنا criticize کرنا چاہیں ضرور کریں یہ ان کا حق ہے۔ اس ہاؤس کا تقدس سپیکر کی وجہ سے ہے اور اس کرسی کی وجہ سے ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کرسی کا تقدس اور احترام پورے ہاؤس پر لازم ہے۔ یہاں چودھری صاحب نے کہا کہ ہم ان کو ٹریننگ دیں گے تو ہم سارے ن لیگ سے ٹریننگ لے کر آئے ہیں۔ راجا صاحب بھی اور ہم بھی سارے۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں نے ٹریننگ نہیں لی۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں نے آپ کا نام بھی نہیں لیا۔ یہ ذاتی حیثیت کی باتیں ہوتی ہیں کوئی ایسے گھروں میں پیدا ہوتے ہیں جہاں ڈکیتی اور چوری کا رواج ہوتا ہے لیکن وہاں شریف بھی پیدا ہو جاتے ہیں کیونکہ سب کی تربیت اس طرح نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے گورنمنٹ کے صاحب اقتدار اور صاحب اختیار کے لئے یہ بھی گزارش کروں گا کہ یہ ہاؤس اپوزیشن کے بغیر کبھی بھی خوبصورتی سے نہیں چل سکتا۔ ان کی کارکردگی، عادات اور روّیے ہمارے لئے قابل اعتراض ہیں لیکن ہمیں ان کو ساتھ لے کر چلنا

ہے۔انہوں نے جو کچھ کیا ہے اس کے باوجود بھی گورنمنٹ کی یہ خواہش ہونی چاہئے اور مجھے لگتا ہے کہ یہ خواہش ہوگی۔ جناب محمد بشارت راجا نہایت ہی سمجھدار اور سنجیدہ آدمی ہیں ان کو ان تمام باتوں کا ادراک ہے۔ اگر بجٹ پر پہلی تقریر اپوزیشن لیڈر نہیں کریں گے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس تمام کارروائی کا کوئی impact بنے گا کیونکہ بجٹ پر opening speech ہمیشہ اپوزیشن لیڈر کی ہوتی ہے۔ ان کی تمام کارروائیوں کے باوجود بھی ہمیں ان کو ساتھ لے کر چلنا ہے اور میری یہی خواہش ہے کہ اگر وہ ہاؤس میں آنا چاہیں تو ہماری ان کو دعوت ہے کہ وہ ضرور یہاں تشریف لائیں اور جمہوری روایات میں ضرور حصہ لیں۔ وہ اس بجٹ میں جو بھی کوتاہی اور خرابی سمجھتے ہیں اس کو point out کریں اور اپنا جمہوری کردار جمہوریت کے لئے ضرور ادا کریں۔

جناب سپیکر! میری یہی گزارش ہے کہ اپوزیشن کو بھی اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ ان کی جو کارکردگی ہے اس کو باطریق احسن ادا کریں تاکہ جس مقصد کے لئے لوگوں نے انہیں منتخب کیا ہے وہ مقصد بھی یہ پورا کریں۔ نہایت مہربانی، بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ میں دو منٹ بات کر لوں اس کے بعد آپ باقاعدہ بجٹ پر بحث کا آغاز کریں جیسا کہ آپ پہلے جناب محمد معاویہ کو floor دے چکے تھے۔ میں ان سے بھی معذرت کے ساتھ صرف دو منٹ کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: معاویہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب محمد بشارت راجا!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آج سے دو دن پہلے جو واقعہ ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ کبھی بھی اس پنجاب اسمبلی کی پارلیمانی تاریخ میں یہ نہیں ہوا کہ اسمبلی کے اہلکاران وافسران پر تشدد کیا جائے، literally ان پر حملہ کیا جائے اور اسمبلی کی املاک کو نقصان پہنچایا جائے۔ یہ کبھی بھی نہیں ہوا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے جب انتخابات ہوئے تو پنجاب کے عوام نے بڑا واضح طور پر پاکستان تحریک انصاف کو گورنمنٹ بنانے کا mandate دیا اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کو اپوزیشن کا mandate دیا۔ اب جو لوگ ووٹ کو عزت دینے کی بات

کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کو ایک بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ انہوں نے وہی کردار اسمبلی میں ادا کرنا ہے جو ووٹ کے ذریعے عوام نے ان کو دیا ہے۔اس سے بڑھ کر وہ کوئی کردار ادا نہیں کر سکتے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ ان کی خواہش تو ہو سکتی ہے کیونکہ پچھلا طویل عرصہ وہ اقتدار میں رہے ہیں اور ان کا ایک آمرانہ ذہن بن چکا ہے جس کے مطابق وہ act کرنا چاہتے ہیں۔انہیں اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑے گا اور یہ ذہن میں رکھنا پڑے گا کہ آج ماحول تبدیل ہو چکا ہے۔آج پاکستان تحریک انصاف کی حکومت عوام کا mandate لے کر آئی ہے۔ ہم نے اس عوام کے mandate کے مطابق اس ہاؤس کو بھی چلانا ہے اور صوبہ کو بھی چلانا ہے۔ان کا mandate اپوزیشن کرنا ہے وہ اپنے mandate کے مطابق اپنا کردار ادا کریں۔ ہمارا mandate صوبہ میں حکومت کرنے کا ہے، صوبہ کے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنے کا ہے اور عوام کی خدمت کرنا ہے جو ہم نے کرنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جن نامساعد حالات میں آج سے دو دن پہلے وزیر خزانہ جو میرے ساتھ بیٹھے ہیں انہوں نے بجٹ پیش کیا۔ میں اس پر انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں پنجاب حکومت کو بھی اس بات کی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ نامساعد حالات کے باوجود جس طرح ایک pro-poor budget ہماری حکومت نے دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس صوبہ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! میں اب یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج اس صوبہ کی پارلیمانی تاریخ کا سیاہ ترین دن ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر جتنا افسوس کیا جائے وہ کم ہے۔آج کی اپوزیشن اس صوبہ کی تاریخ کی بڑی اپوزیشن ہے وہ اپنا پارلیمانی کردار ادا کرنے میں ناکام ہوئی ہے۔آج وہ عوام کے mandate پر پورا نہیں اترے، عوام نے ان کو mandate دیا تھا کہ آج اپوزیشن لیڈر یہاں کھڑے ہو کر پنجاب گورنمنٹ کے پیش کردہ بجٹ پر تنقید کرتے۔ ہم ان کی تنقید کو سنتے، ان کی تجاویز کو سنتے اور ان کی تجاویز پر عمل کرتے۔

جناب سپیکر! اگر ان کی طرف سے کوئی بہتر تجاویز آتیں تو شاید ہم ان کی روشنی میں اپنے فیصلوں کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے لیکن انہوں نے مکمل طور پر اپنے پارلیمانی کردار سے انحراف کیا جس کا میں سمجھتا ہوں کہ افسوس بھی ہے اور آج پنجاب کی عوام اس کے لئے مایوس بھی ہے کہ انہوں نے کن لوگوں کو اپوزیشن کا کردار ادا کرنے کا مینڈیٹ دیا۔یہاں پر جو اس دن واقعہ ہوا ہے اس حوالے سے چوہان صاحب نے فرمایا ہے کہ 9 لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے۔

یہ صوبہ اس وقت جن مالی مسائل کا شکار ہے وہ آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا جن مسائل کا ذکر وزیر خزانہ نے بھی کیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کی عوام ان مسائل سے بخوبی آگاہ ہے۔ میری ایک تجویز ہے اور میں اس ایوان سے بھی اس بات کی تائید چاہتا ہوں۔ میری پہلی تجویز یہ ہے کہ جن چھ ممبران کو جناب سپیکر نے suspend کرنے کا فیصلہ کیا وہ ان کا ہی نہیں بلکہ اس پورے ایوان کا فیصلہ ہے اور یہ پورا ایوان ان کے اس فیصلے کی مکمل تائید کرتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی کم ہے وہ footages جو ہم نے اس دن کی دیکھی ہیں وہ چھ ممبران کا کام نہیں تھا بلکہ وہ چھ ممبران سے بہت زیادہ تھے اور یقین کیجئے اپوزیشن لیڈر کی طرف سے لوگوں کو اکسانے کے اشارے ان footages میں دیکھ کر ہمارا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ اپوزیشن لیڈر صاحب اپنی سیٹ پر بیٹھ کر enjoy کر رہے تھے اور لوگوں کو اکسا رہے تھے کہ اور زیادہ کریں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ بھی ہوا وہ سب غلط تھا ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور جناب سپیکر کے فیصلے کی مکمل تائید کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی ایک پارلیمانی کمیٹی بنائی جائے جس میں اپوزیشن کے ممبران کو بھی شامل کیا جائے ان کو وہ تمام footages دکھائی جائیں، اگر اس میں ان لوگوں کا کردار سامنے آتا ہے تو پھر میری آپ سے التجا ہوگی یہ 9 لاکھ روپے انہی ممبران کی تنخواہوں میں سے کاٹے جائیں اور اس نقصان کو پورا کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ مذاق نہیں ہے بلکہ یہ ہماری غریب عوام کا پیسا ہے۔ آج اگر ہم اس ایوان میں موجود ہیں تو یہ ہماری غریب عوام کی بدولت ہے جو کہ سڑکوں پر بیٹھی ہوئی ہے اور یہ ان کے خون پسینے کی کمائی اور ٹیکسوں کا پیسا ہے۔ ان کے ٹیکس کے پیسوں سے آنے والی سرکاری املاک کو ہم آکر نقصان پہنچانا اور اپنی سیاست چمکانا شروع کر دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات ہر لحاظ سے قابل مذمت ہے۔ میں نے یہی دو باتیں کہنی تھیں۔ ایک تو ہم جناب سپیکر کے فیصلے کی مکمل تائید کرتے ہیں کہ جس طرح سے صبر و تحمل کا انہوں نے مظاہرہ کیا ہے اور جس بردباری کے ساتھ اس ہاؤس کو conduct کیا۔ جناب وزیر خزانہ نے انتہائی تحمل اور برداشت کے ساتھ ساری صورتحال کو face کیا ان کو بھی میں مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں مطالبہ کرتا ہوں کہ اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو کہ پارلیمانی کمیٹی ہو اور وہ اس سارے نقصان کو انہی ممبران سے recover کرے۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب محمد معاویہ!

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ صرف ایک منٹ بات کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چانگ صاحب! اس کے بعد آپ کی باری ہے۔

اپوزیشن ممبران کو ایوان میں لانے کا مطالبہ

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! جن احباب نے یہاں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے میں انہی کی بات کو آگے بڑھانے کے لئے آپ سے وقت مانگ رہا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ معزز وزیر خزانہ نے جب بجٹ پیش کر دیا اس کے بعد لیڈر آف دی اپوزیشن کو اس پر بات کرنی چاہئے۔ میں پاکستان راہ حق پارٹی کی نمائندگی کر رہا ہوں اور شاید یہاں پر پیپلز پارٹی کے دوست بھی موجود ہوں گے۔ پاکستان مسلم لیگ (ق) سے تعلق رکھنے والے لیڈران بھی موجود ہوں گے تو میرا خیال ہے کہ سلیقہ یہی چلا آ رہا ہے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن کے بعد پارٹیوں کے جو قائدین ہیں وہ بجٹ پر اپنی تقریر کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں تو اس پر تقریر کر سکتا ہوں کیونکہ میں نے بجٹ کو پڑھا ہے اس میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن کا میں یہاں پر ذکر کرنا چاہوں گا لیکن میری بھی راہ حق پاکستان پارٹی کی طرف سے ترجیح یہی ہو گی کہ اسمبلی میں مختلف پارٹیوں کے لوگوں کو شامل کر کے ایک کمیٹی بھیجنی چاہئے جو اپوزیشن کو منانے کے لئے جائے اور ان کو لے کر آئے تا کہ ہمارا یہ بجٹ ایک ضابطے کے مطابق آگے چل سکے۔ پاکستان تحریک انصاف نے تاریخ میں یہ پہلا بجٹ پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات بہترین بجٹ کم وقت میں پیش کرنے کے باوجود نامناسب ہو گی کہ اس میں اپوزیشن شامل نہ ہو لہٰذا اپوزیشن کو بلانا چاہئے اور انہی سے آغاز کرنا چاہئے۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جس طرح معزز ممبر جناب محمد معاویہ نے فرمایا ہے کہ ہمیں اپوزیشن کو منانے کے لئے جانا چاہئے تو میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج صبح اپوزیشن کے ایک ممبر ہمارے پاس تشریف لائے تھے۔ میرے اور جناب ظہیر الدین کے ساتھ ان کے بہت دیر تک مذاکرات ہوئے اور ان مذاکرات کے نتیجے میں ہم نے ان کو ایک گزارش کی تھی کہ اگر اپوزیشن ہاؤس میں آتی ہے تو ہم ان کو assure کرتے ہیں کہ ہماری طرف سے وہ رویہ نہیں اپنایا جائے گا جو رویہ انہوں نے اپنایا تھا۔ ہم نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر وہ آنا چاہتے ہیں تو وہ آئیں ہم اس معاملے کو آگے لے کر نہیں چلیں گے بلکہ اپنے معزز ممبران کو ہم request کریں گے کہ وہ انتہائی صبر و تحمل کے ساتھ جناب لیڈر آف دی اپوزیشن کی تقریر کو سنیں لیکن وہ اس کے باوجود نہیں آئے۔ اس بات کے علاوہ میں ایک اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری اپوزیشن کے اکلوتے ممبر یہاں پر تشریف فرما ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان کی خدمت میں بھی یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی کچھ روایات ہیں کہ budget discussion کے دوران کورم پوائنٹ آؤٹ نہیں کیا جا سکتا لہٰذا خدا کے لئے کوئی روایت تو اس ملک میں اچھی قائم رہنے دیں۔ آپ جائیں اپنا کام کریں آپ صرف اور صرف کورم پوائنٹ آؤٹ کرنے کے لئے یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن پارلیمانی روایات کا تقاضا یہ ہے کہ budget discussion کے دوران کورم پوائنٹ آؤٹ نہیں کیا جاتا اس لئے نہیں کیا جاتا کہ اپوزیشن کو موقع فراہم کیا جاتا ہے کہ آئیں اور بجٹ پر تنقید کریں۔ Irrespective of the fact کہ ہاؤس میں کورم ہے یا نہیں لہٰذا ایک روایت تو اس ملک میں اچھی قائم رہنے دیں۔ مہربانی کریں اور اپنا کام کریں جہاں پر باقی دوست بیٹھے ہیں آپ بھی ان کے پاس تشریف لے جائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب سیکرٹری اسمبلی بجٹ پر بحث کے حوالے سے اعلان کریں گے۔

سرکاری کارروائی

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جاری کردہ شیڈول کے مطابق آج سالانہ بجٹ بابت سال 2018-19 پر بحث کا آغاز ہوگا۔ یہ بحث مورخہ 24-اکتوبر 2018 تک جاری رہے گی۔ ہر معزز ممبر کو بات کرنے کا موقع ملے گا تاہم ممبران سے گزارش ہے کہ کم سے کم وقت میں اپنی بات مکمل کر لیں۔ جو معزز ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور وہ اپنا نام بحث کے لئے نہیں بھجوا سکے وہ اپنے نام تاریخ کے ساتھ جس دن انہوں نے تقریر کرنی ہے مجھے بھجوا دیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چانگ صاحب! آپ صرف بجٹ پر ہی بحث کریں گے۔

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 2018-19 پر عام بحث

جناب ممتاز علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! پہلے جو اس ہاؤس میں بحث ہو رہی تھی وہ بجٹ پر نہیں ہو رہی تھی تو 16-اکتوبر 2018 کو جو کچھ یہاں پر ہوا میں اس کی مذمت کرتا ہوں اور یہ نہیں ہونا چاہئے۔ ہم oath لے کر اور لوگوں کی امیدیں لے کر یہاں اسمبلی میں آتے ہیں اور ہم یہاں پر گالم گلوچ نہیں سننے آتے۔ جو بجٹ آپ نے announce کیا ہے وہ بجٹ ہمیشہ کی طرح ویسا ہی بجٹ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چانگ صاحب! ایک منٹ میں آپ کو interrupt کر رہا ہوں۔ وزیر خزانہ صاحب! کیا آپ کا ڈیپارٹمنٹ یہاں پر موجود ہے؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! جی، موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، چانگ صاحب!

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! میرا حلقہ پی پی-266 ہے اور میرا تعلق رحیم یار خان سے ہے جو کہ انڈیا بارڈر، سندھ، بلوچستان اور خاص طور پر آپ کے ڈسٹرکٹ راجن پور، دریا اور کچے کے ساتھ لگتا ہے۔ ہمارے ہاں تو مسائل کے انبار لگے ہوئے ہیں میں کس کس مسئلے پر بات کروں؟ سب سے پہلے ایگریکلچر جو کہ ہم کو معاشی طور پر مضبوط کرتی ہے۔ ہمارے حلقے میں 2003 سے 70 فیصد علاقے میں میٹھا پانی نہیں ہے۔ یہاں پر ministers اور سپیکر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں میں ان

سے گزارش کروں گا کہ آپ ایک کمیٹی بنائیں تاکہ آپ کو پتا چل سکے کہ کیا میری باتیں سچ ہیں یا جھوٹ ؟آپ وہاں پر جاکر check کریں کہ کیاواقعی وہاں اس حلقے میں 70 فیصد پانی میٹھا نہیں ہے ؟ زراعت کے حوالے سے جب ہم irrigation کے افسران سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ کچھ ادارے اور لوگ ایسے ہیں جو کہ پانی چوری کرتے ہیں۔ 105 نہریں غیر قانونی طور پر بنائی گئی ہیں ان نہروں کو وہ بند نہیں کر سکتے۔ جو زمینیں 70 سال سے آباد تھیں وہ آج غیر آباد ہو رہی ہیں۔ پنجاب گورنمنٹ وہ زمینیں نئے agreement کے تحت اداروں کو دے رہی ہے اور مقامی لوگ جو lease پر لیتے ہیں اُن کو بھی دے رہی ہے۔ جو لوگ 50 یا 100 ایکڑ رقبہ کے زمیندار ہیں اُن کے بچے آج مزدوری پر مجبور ہیں لہٰذا آپ لازمی اس کو چیک کریں کیونکہ ہم اُن سے ووٹ لے کر آئے ہیں۔ وہاں سے لوگ پچاس سال سے ممبران بنتے آئے ہیں لیکن لوگوں نے تبدیلی کی خاطر اگر مجھے منتخب کیا ہے تو میں اُن کی آواز صرف اسمبلی کی حد تک نہیں بنوں گا بلکہ اگر آپ میری بات نہیں سنیں گے تو میں آج سب ممبران کے سامنے وعدہ کرتا ہوں۔۔۔

MR ACTING SPEAKER: Order in the House.

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! پی ٹی آئی اب حکومت میں آئی ہے یہ اپنے حق اور چار حلقوں کی خاطر اگر تین تین ماہ احتجاج کر سکتی ہے تو ہم اپنے جان و مال کے لئے پنجاب اسمبلی میں پورے حلقے کے ساتھ بیٹھیں گے چاہے آپ ہمیں جیل میں ڈالیں، چاہے گولیاں چلائیں یا کچھ بھی کریں لیکن ہم اپنا حق آپ سے لیں گے۔

جناب سپیکر! دوسرا مسئلہ لاء اینڈ آرڈر کا ہے۔ جب نگران گورنمنٹ آئی تھی تو وہاں پر اچھے افسر تھے۔ ہمارے علاقے میں 50 سے 100 اغواء صرف غریب لوگوں کے ہوئے ہیں کیونکہ امیر کے پاس اسلحہ، گارڈ اور چار دیواریاں ہیں لیکن غریب لوگوں کو وہاں سے اغواء کیا جاتا ہے اور کچے میں لے جاکر اُن سے تاوان لیا جاتا ہے۔ ابھی جو ٹرانسفر پوسٹنگ کر رہے ہیں یہ نہ کریں تو بہتر ہے۔ ہماری تحصیل میں ایک اچھا ڈی ایس پی ہے جس کو اغواء روکنے کی وجہ سے واپس بلایا گیا تھا کیونکہ اس نے اڑھائی سال وہاں پر امن دیا، لوگوں کو سکون کی نیند سونے دیا اور اُن کا تحفظ کیا۔ میں نے سنا ہے کہ دو دن پہلے اُس کا ٹرانسفر کر دیا گیا ہے لیکن اپنے مفاد کی خاطر ایسی پوسٹنگ نہ کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چانگ صاحب! آپ بجٹ پر بحث کریں۔ یہ چیزیں آپ بعد میں بھی discuss کر سکتے ہیں۔ میرا اور آپ کا علاقہ ساتھ ہی ہے، میں جانتا ہوں کہ اُدھر حالات بہت خراب ہیں لیکن kindly آپ بجٹ پر بحث کریں اور اپنی suggestions دیں۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! بجٹ کے اندر جو نئی سکیمیں شامل کی گئی ہیں یا پرانی سکیموں کے لئے پیسا رکھا گیا ہے وہ بھی ہمیشہ کی طرح ہوا ہے جیسے پچھلی گورنمنٹ نے چاہے شوگر سیس کا پیسا تھا، چاہے ٹیکسز کا پیسا تھا وہ سب اورنج لائن ٹرین یا میٹرو کے لئے آتا تھا اور اب آپ نے بھی وہی روایات اپنائی ہیں کہ میانوالی کو پیسا دے دیا ہے یا جو نئے منسٹر بنے ہیں اُن کے حلقوں کو دے دیا گیا ہے جو کہ انصاف نہیں ہے۔ آپ تحریک انصاف ہیں تو تحریک انصاف والا انصاف کریں کیونکہ ہم لوگ بھی اس صوبے کے عوام ہیں، یہاں رہتے ہیں اور ٹیکس دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! ایجوکیشن کی طرف آئیں تو میرے حلقہ میں ڈگری کالج تک نہیں ہے لہٰذا آپ بتائیں کہ ہماری بچیاں کہاں جائیں؟ ہمارے ہاں گرلز ڈگری کالج ہے اور نہ ہی بوائز کالج ہے تو کیا ہمارا حق نہیں ہے؟ یہاں پر لوگ اپنے بچوں کو پرائیویٹ سکولوں اور کالجوں میں بھی پڑھا لیتے ہیں اور یہاں ٹرانسپورٹ بھی میسر ہے لیکن اب گورنمنٹ کی ٹرانسپورٹ بھی ختم ہے اس لئے ہم کیا کریں؟ آپ نے بجٹ میں میرے حلقہ کے لئے ٹرانسپورٹ کی مد میں کوئی فنڈز نہیں رکھے، آپ نے ایجوکیشن کے لئے پیسا رکھا ہے اور نہ ہی میرے حلقہ کے لئے roads کی نئی سکیمیں ہیں۔

جناب سپیکر! ہیلتھ سیکٹر پر آئیں تو اس کے اندر بھی وہی پرانی روٹین چل رہی ہے۔ میں آپ سے اور اس گورنمنٹ سے امید کروں گا کہ اگر آپ اچھے کام کریں گے تو ہم پاکستان پیپلز پارٹی کے پلیٹ فارم سے آپ کو support کریں گے۔ اگر آپ لوگ ہمیں نظر انداز کریں گے تو ہم بھی آپ کو ویسی اپوزیشن بن کر دکھائیں گے جیسی وہ کر رہے ہیں بلکہ اُس سے بھی خطرناک اپوزیشن پاکستان پیپلز پارٹی کر کے دکھائے گی۔ (قطع کلامیاں)

MR ACTING SPEAKER: No cross talks please.

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! رحیم یار خان میں خواجہ فرید یونیورسٹی ہے وہاں کے بچے لاہور یا ملتان تک نہیں آ سکتے۔ پچھلے سال سمسٹر کی فیس 15 ہزار روپے تھی۔ کیا اس گورنمنٹ کو انہی بچوں سے پیسا چاہئے تھا کہ ایک سمسٹر کی فیس 15 ہزار سے 30 ہزار روپے کر دی ہے، کیا اس سے یہ سارے فنڈز اکٹھے ہو جائیں گے؟ لہٰذا براہِ مہربانی وہی 15 ہزار روپے سمسٹر کی فیس بحال کی جائے۔

یہاں پر فنانس منسٹر بیٹھے ہیں جو یہ چیزیں note کر رہے ہوں گے لہٰذا ہم انشاء اللہ امید رکھتے ہیں کہ وہ ہماری ان باتوں پر عملدرآمد کروائیں گے۔ بڑی مہربانی

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ جی، جناب محمد افضل!

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: کیا آپ اپنی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں جو آپ کے لئے reserve ہے؟

جناب محمد افضل: جی، نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ kindly اپنی سیٹ پر بیٹھیں کیونکہ آپ تقریر اپنی سیٹ سے ہی کر سکتے ہیں۔ ہم نے سیٹیں allocate کر دی ہیں اور اب رولز ایسے بنا دیئے ہیں کہ جو سیٹیں reserved ہیں معزز ممبران وہیں سے ہی تقریر کر سکتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب محمد افضل:

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔
الصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین۔
امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے 19-2018 کے بجٹ پر بحث کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان، وزیراعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اور وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے نامساعد حالات میں جب ملک بحرانوں سے گزر رہا ہے اور قرضے کے نیچے دبا ہوا ہے، 2026۔ارب 51 کروڑ روپے کا بجٹ پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں امید کرتا ہوں کہ یہ بجٹ انشاء اللہ عوامی امنگوں کا آئینہ دار اور ترجمان ہوگا۔ ہر حکومت کی اپنی ترجیحات ہوتی ہیں۔ جس صوبے میں عوام کو صحت، تعلیم اور پانی جیسی بنیادی سہولتیں میسر نہ ہوں بلکہ حکومت کی ترجیحات میٹرو بسیں اور اورنج لائن ٹرین ہوں اُس صوبے میں کیا انصاف ہوگا اور عوام کو کیا بنیادی سہولتیں میسر ہوں گی؟ بدقسمتی سے اورنج لائن ٹرین کے لئے 250۔ارب جبکہ 18-2017 میں صوبے کے 36 اضلاع کے لئے تعلیم اور صحت پر 144۔ارب روپے خرچ ہوں تو وہاں پر انصاف کی کیا توقع ہو سکتی ہے؟ جنہوں نے اس صوبے

کے وسائل کو بے دردی سے لوٹا ہو ایسی حکومت کا احتساب ہونا چاہئے۔ جتنا ظلم و ستم یہاں پر ہوا ہے تو کیوں نہ اس کا حساب ہو جائے۔ انتخابات کتنی بار ہوئے لیکن ایک بار احتساب ہو جائے۔

جناب سپیکر! اس دفعہ اس صوبے میں تعلیم پر 373۔ارب روپے اور صحت پر 279۔ارب روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے جو کہ خوش آئند ہے۔ گورنمنٹ نے اس صوبے کے لئے انصاف صحت کارڈ اور ہیلتھ انشورنس پروگرام جیسے منصوبے شروع کئے ہیں لہٰذا میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اس سے صوبے کی عوام مستفید ہو گی۔

جناب سپیکر! میرا اور آپ کا تعلق بھی جنوبی پنجاب سے ہے۔ یہاں ڈاکٹر صاحبہ تشریف فرما تھیں جو چلی گئی ہیں جن کی موجودگی میں بات کرنا چاہ رہا تھا۔ چونکہ میں ایک ڈاکٹر ہوں اس لئے صحت کے بارے میں اپنے حلقے کے مسائل بیان کروں گا کہ 2006 میں جناب پرویز الٰہی جب وزیر اعلیٰ تھے تب انہوں نے بہاولپور میں نیورو سائنسز یونٹ، کارڈیک سنٹر اور کڈنی سنٹر بنائے لیکن بدقسمتی سے جیسے ہی 2008 کا tenure شروع ہوا تو نیورو سائنسز لاہور شفٹ ہو گیا۔

جناب سپیکر! میں پچھلے tenure میں بار بار اسمبلی کے floor پر یہ سوال کرتا رہا جس کا جواب یہی آتا رہا کہ یہ اس لئے شفٹ کیا ہے کیونکہ بہاولپور کو اس کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ بہت ہی بدقسمتی ہے کیا بہاولپور یعنی جنوبی پنجاب کے عوام کو نیوروسرجری کے یونٹ کی ضرورت نہیں تھی؟ لاہور میں اور بن جاتے کیونکہ لاہور میں اور بھی بہت سارے یونٹ بنے ہوئے ہیں تو اور بھی بن جاتے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ہمارا یونٹ واپس بہاولپور کو دیا جائے۔ اللہ اللہ کر کے کارڈیک اور کڈنی سنٹر شروع ہوئے۔ کارڈیک سنٹر کی صورتحال یہ ہے کہ پہلے ہی سٹاف کی کمی تھی، چند دن پہلے بہاولپور سے جس پر پرسوں بھی میں نے منسٹر صاحبہ سے request کی تھی کہ جتنے سینئر پروفیسرز اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز تھے وہ ڈی جی خان شفٹ کر دیئے گئے۔ ڈی جی خان شفٹ کریں لاہور سے کریں اور upper Punjab سے کریں جہاں پر زیادہ ہیں کیونکہ بہاولپور میں تو پہلے ہی کمی ہے تو میری گزارش ہے کہ وہاں سے شفٹ کئے گئے سٹاف کو فوری واپس کیا جائے تاکہ جنوبی پنجاب اور بہاولپور کے عوام جو پہلے ہی پسماندہ علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں، وہ بھی صحت جیسی سہولت سے مستفید ہو سکیں۔

جناب سپیکر! وہاں پر کارڈیک سنٹر میں human resources کی پہلے ہی بہت کمی ہے کیونکہ وہاں پر ٹیچنگ سٹاف ہے نہ پیرامیڈیکس سٹاف ہے، ڈسپنسرز ہیں اور نہ ہی نرسنگ سٹاف ہے۔

میری گزارش ہے کہ وہاں پر جو سٹاف بھرتی کیا جائے ایک تو خصوصی اجازت دی جائے تاکہ بہاولپور کارڈیک سنٹر کے لئے سٹاف سپیشل بھرتی کریں اور conditional کریں کہ ان کا پانچ سال تک تبادلہ نہ ہو تاکہ وہ سٹاف ٹریننگ لے کر وہاں پر کام کرے تو وہ سنٹر چل سکے جبکہ کڈنی سنٹر کا بھی یہی حال ہے اور وہاں پر بھی سٹاف کی بہت کمی ہے۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب میں اسسٹنٹ پروفیسر کارڈیالوجی کی بھرتی کا معیار یہ ہے کہ راولپنڈی میں جو بھرتی ہو expert from Rawalpindi، لاہور میں بھرتی ہو، expert from Lahore لاہور اور جب ملتان میں بھرتی ہو تو expert from Lahore کیوں، ہمارے ساتھ ایسا کیوں ہے اور کیا ملتان میں expert نہیں ہے؟۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر ہیلتھ ڈاکٹر یاسمین راشد صاحبہ نہیں بیٹھی ہوئیں؟

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! یہی تو مصیبت ہے وہ اٹھ کر چلی گئی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ بہت important points ہیں لہذا منسٹر صاحبہ کو بلایا جائے تاکہ وہ points note کر لیں یا Finance Minister sahib note کر لیں you will do it

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سارا سٹاف بیٹھا ہوا ہے جو کہ points note کر رہا ہے جبکہ وزیر خزانہ بھی points note کر رہے ہیں۔

MR ACTING SPEAKER: But this is very important because you also belong to the same area. Thank you

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! میں دوبارہ گزارش کروں گا کہ اسسٹنٹ پروفیسر کی بھرتی جو پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوتی ہے جس میں راولپنڈی میں بھرتی ہو تو expert from Rawalpindi لاہور میں بھرتی ہو تو expert from Lahore اور ملتان میں اسسٹنٹ پروفیسر کی بھرتی ہو تو then expert from Lahore کیوں، کیا ملتان یا ہمارے جنوبی پنجاب میں experts نہیں؟ یا تو یہ معیار بنائیں ناں کہ ملتان والے لاہور جائیں، لاہور والے راولپنڈی جائیں اور راولپنڈی والے ملتان آئیں تو کیا یہ ٹھیک ہے؟۔۔۔

(اس مرحلہ پر وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن محترمہ یاسمین راشد ایوان میں تشریف لے آئیں)

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! یہ وہاں کے وہیں بھی بھرتی ہوں اور ہمارے ملتان اور بہاولپور میں بھرتی ہو تو وہ لاہور سے جائیں جن کا انٹرویو بھی سکائپ پر ہو تو یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے۔ پروفیسر کی بھرتی کا بھی معیار یہ ہے کہ 20 فیصد from Punjab Public Service Commission اور 80 فیصد by promotions کیونکہ 2014 میں ایسے ہی ہوا ہے کہ ایک پروفیسر پبلک سروس کمیشن کے ذریعے اور چار پروفیسر by promotion جبکہ 2017 میں ایسے نہیں ہوا کیونکہ ایک پروفیسر کی بھرتی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوئی اور promotion آج تک نہیں ہوئی۔ 2018 میں بھی ایسے ہی ہوا تو میری آپ کے توسط سے منسٹر صاحبہ جو کہ اس وقت تشریف فرما ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے کہ آپ بیٹھ کر اس حوالے سے discussion کر لیں اور آپ کے جو بھی تاثرات ہیں یا وہاں پر جو محرومیاں ہیں ان کے حوالے سے منسٹر صاحبہ کے ساتھ بیٹھ کر تفصیل کے ساتھ ایک میٹنگ کر لیں۔ منسٹر صاحبہ! kindly انہیں کوئی ٹائم بتا دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ٹھیک ہے ہم اجلاس کے بعد اکٹھے بیٹھ کر اس پر discussion کر لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ کا شکریہ۔

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! ٹھیک ہو گیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ پہلے یہ ہوتا تھا کہ شیخ زید میڈیکل کالج رحیم یار خان میں چولستان کا خصوصی کوٹا ہوتا تھا کیونکہ میرا سارا remote area ہے اور چولستان میرے حلقے میں ہے تو میں نے پچھلے tenure میں کہا تھا چونکہ یہ کوٹا ختم کر دیا ہے اور صرف ایک سیٹ شیخ زید میڈیکل کالج میں رہ گئی ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ چولستان کے بچوں اور بچیوں کے لئے دوبارہ یہ کوٹا بحال کیا جائے کیونکہ چولستان والے upper Punjab کے ساتھ meet نہیں کر سکتے کیونکہ وہاں پر تعلیم کے لئے وسائل ہیں اور نہ باقی سہولتیں اس لئے میری گزارش ہے کہ دوبارہ یہ کوٹا بحال کیا جائے۔

جناب سپیکر! علاوہ ازیں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں بھی چولستان کے بچوں اور بچیوں کے لئے دوبارہ کوٹا مقرر کیا جائے جیسا کہ پہلے ہوتا تھا جو کہ پچھلے tenure میں ختم ہوا ہے۔

جناب سپیکر! چولستان کا ذکر ہوا ہے تو میں مزید عرض کروں کہ وہاں کے دو مسائل ہیں جن میں ایک پینے کا پانی ہے جو کہ زیر زمین کڑوا ہے اور پانی کے لئے وسائل بھی نہیں ہیں اس مقصد کے لئے حکومت کوشش کر رہی ہے اور میں دعا گو ہوں کہ انشاء اللہ یہ مسائل جلدی حل ہوں۔

جناب سپیکر! دوسرا مسئلہ الاٹمنٹس کا ہے۔ پچھلے tenure میں الاٹمنٹ شروع ہوئی تھی تو انہوں نے پانچ سال سکروٹنی میں ہی لگا دیئے۔ جب الیکشن شروع ہوا تو انہوں نے آرڈر کر دیئے کہ الاٹمنٹ کر دی جائے۔ وہ الاٹمنٹ بالکل بوگس اور جعلی تھی تو میرا مطالبہ یہ ہے کہ چولستانی زمین چولستانی بھائیوں کا حق ہے جو چولستانی ہے اور مستحق ہے اسے زمین الاٹ کی جائے۔ اس کے بعد باقی تحصیل اور ضلع کے لوگوں کا حق ہے۔ پچھلے tenure میں وہاں پر بہت بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجا سے بھی بات ہوئی تھی اس وقت وزیر اعلیٰ بھی تھے اور رحیم یار خان سے بھی چودھری منظور صاحب تھے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: دراصل مسائل بہت زیادہ ہیں especially پینے کا پانی نہیں ہے لیکن آپ کو بھی فنڈز ملے ہیں تو آپ RO plants کے لئے کوشش کریں کہ وہاں پر لوگوں کی بستیوں میں RO plants لگ جائیں۔

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! وہاں پر پہلے لگے ہوئے ہیں کیونکہ پہلے جناب پرویز الٰہی کے دور میں واٹر سپلائی کی 285 لائنیں لگی ہوئی تھی اور بدقسمتی سے پچھلے tenure میں وزیر اعلیٰ وہاں پر گئے تھے اور 2۔ارب روپے کا منصوبہ دے کر آئے تھے لیکن اس میں ایک روپیہ بھی نہیں لگا۔ انہیں چاہئے کہ وہ چالو کریں، maintenance ہو اور آگے extension ہو گی۔ ابھی ہمیں جو پیسے ملے ہیں ان سے مثال کے طور پر اسے maintain بھی کریں گے اور extend بھی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: RO plants میں؟

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ پسماندہ علاقے سے تعلق ہونے کے باوجود آپ نے مجھے سنا اور میں دعا گو ہوں اور امید بھی کرتا ہوں کہ انشاء اللہ میرے مسائل حل کرنے کے لئے کوشش کریں گے۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ عظمیٰ کاردار! Please wind up in five minutes کیونکہ there are other Members also in the list.

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں وزیر خزانہ کو مبارکباد دینا چاہوں گی کیونکہ in spite of all odds انہوں نے ایک بہت balanced اور عوام دوست بجٹ پیش کیا۔ یہ بجٹ عکاس ہے پی ٹی آئی اور عمران خان کے manifesto کا، وژن کا۔ اس میں جو زیادہ سے زیادہ possible ہوا under the circumstances وہ ہماری ایجوکیشن پر 332 ملین روپے پھر اس کے بعد 37 ملین روپے ہائر اور سپیشل ایجوکیشن پر علیحدہ بجٹ دیا گیا۔ اس کے بعد صحت ہماری حکومت کی priority ہے جس کے لئے 134 ملین روپے +123۔ ارب روپے دیئے گئے۔ اس کے علاوہ بھی اس کے لئے fund رکھا گیا اور جتنی سوشل سیکٹر سروسز ہیں جس میں خواتین سرفہرست ہیں، ہمارے کسان ہیں اور ہمارے پنشنرز ہیں تو ان سب کے لئے اس بجٹ میں گنجائش رکھی گئی۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے UNDP کی رپورٹ سے شروع کروں گی جو کہ میری یا آپ کی نہیں ہے UNDP کی Human Development Index Report ہے۔ میرے خیال میں اس کا تمغہ ہماری جو previous Governments رہی ہیں ان کے سر جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو دکھاتی چلوں کہ 189 پوری دنیا کے ممالک ہیں جن میں پاکستان کا نمبر 150 واں ہے۔ ہم کانگو سے بھی نیچے ہیں، ہم بنگلہ دیش سے بھی نیچے ہیں۔ Human Development کیا ہوتی ہے؟ Human Development ہوتی ہے کہ آپ اپنی قوم پر اپنی Human Resource پر پیسے لگائیں، انہیں تعلیم دیں، ان کو صحت کی سہولتیں دیں اور انہیں صاف پینے کا پانی دیں۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ پچھلے 40 سالوں سے جو گڈ گورننس کے نعرے تھے وہ کہاں گئے؟ اب ہمیں انشاءاللہ یہ ساری سروسز عوام کو فراہم کرنی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں خیبرپختونخوا میں ماڈل ایجوکیشن کا بجٹ 70۔ ارب روپے سے 134۔ ارب روپے کیا اور وہاں پر اتنے اچھے standard کے state سکولز بنائے کہ پرائیویٹ

سکولوں میں سے ڈیڑھ لاکھ بچے وہاں گئے اور انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب میں بھی اگلے چند سالوں میں یہی صورتحال دیکھیں گے اور یہاں پر یہی ماڈل implement کیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!ایک اور میڈل دینا ہے ہمارے سابقہ حکمرانوں کو، وہ حکمران تو نہیں بلکہ وہ بادشاہ تھے کیونکہ انہوں نے کل جو حرکتیں کیں وہ تو بادشاہت والی تھیں اور ان کا وتیرہ یہی ہے کہ جب دو تہائی نہ ہوں تو پھر عوام کے پیسے کو trash کریں اور اسے bill میں ڈال دیں تو یہ میڈل انہیں دینا پڑے گا کیونکہ 1.1 ٹریلین روپے کا طوق ہمارے پنجاب کے عوام کے گلے میں سابقہ صوبائی حکومت پہنا گئی ہے۔ یہ وزیر خزانہ کے figures ہیں جو وہ internal اور external ہمارے اوپر قرض چڑھا کر گئے ہیں۔اس میں سے 165 ٹریلین روپے کا وہ قرضہ ہے جو سفید ہاتھی اور ننگ ہاتھی جس نے پنجاب کو کچل دیا ہے۔آپ اندازہ کریں کہ شوکت خانم پشاور I am sorry ہسپتال State of the art Hospital ہے جو صرف 4-ارب روپے میں بنا ہے۔اگر پنجاب کے 36 اضلاع ہیں اور اگر 4-ارب روپے کا ایک ایک ہسپتال بھی ان اضلاع میں بنا دیتے تو آج پنجاب کے عوام کو صحت کی سہولتوں کی کیا حالت ہوتی؟

جناب قائم مقام سپیکر: یقیناً آپ کی بات حقیقت ہے because I was also suffering from Hodgkin میرا شوکت خانم میں علاج ہوا تھا جو facilities شوکت خانم میں تھیں جب میں باہر علاج کے لئے گیا تھا same facilities پوری دنیا میں ہیں۔شوکت خانم ایک بہت بڑا ہسپتال ہے میں سمجھتا ہوں لوگ اُدھر سے بہت زیادہ فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!یہ بات بالکل ٹھیک ہے اور میں یاد دلاتی چلوں کہ عمران خان وہ واحد لیڈر ہے جو کبھی بیرون ملک علاج کے لئے نہیں گئے جب اُن کا accident ہوا تھا بہت مشکل وقت تھا شوکت خانم میں علاج ہوا۔ ہمارے پنجاب کے حکمران جو بادشاہ رہے ہیں ان کو تو ایک چھینک آتی ہے، ایک کھانسی آتی ہے تو یہ لندن کے Harley Clinic میں چلے جاتے ہیں کس کے expense پر جاتے ہیں ہمیں اس کا جواب چاہئے اور آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ عمران خان کا جو وژن ہے اُن کی حکومت میں جو بھی علاج ہو گا وہ پاکستان میں ہو گا۔

جناب سپیکر!ایک اور میڈل پرانی حکومت کو دینا پڑے گا پنجاب کے چالیس ڈیپارٹمنٹ کے لئے کتنا بجٹ چھوڑ کر گئے 5-ارب ذرا حساب لگائیں اور انہوں نے جو 56 کمپنیاں illegal

بنائیں، جو شہباز شریف کے منظور نظر ماشاء اللہ فواد حسن فواد جواب وعدہ معاف گواہ ہیں اب ان کو حساب کتاب دینا پڑے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کو Auditor General of Pakistan کی رپورٹ کے اعداد بتاتی ہوں ان کمپنیوں میں جو مالی بے ضابطگیاں ہیں 2 کھرب 80- ارب 75 کروڑ اور 95 لاکھ روپے ہیں۔ اب ان کو ان مالی بے ضابطگیوں کا حساب دینا پڑے گا کیونکہ سخت حساب کا وقت آگیا ہے۔ قائداعظم کی جب پہلی cabinet کی میٹنگ تھی تو اُن کے سٹاف آفیسر نے کہا کہ چائے کا کیا بندوبست ہوگا تو قائد نے کہا کیا ان کو گھروں پر چائے نہیں ملتی؟ جناب عمران خان کا بھی یہی وژن ہے کل جناب عمران خان کی ایک statement تھی جو آپ نے بھی پڑھی ہو گی ہم نے بھی پڑھی ہے انہوں نے کہا کہ قوم کا ایک روپیہ بھی جب استعمال ہوتا ہے تو مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ یہ ہے وہ لیڈر جو اب پاکستان کو ملا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس لیڈر کا وژن ہے کہ قوم کا پیسا قوم کے اوپر لگے گا۔ مجھے سمجھ نہیں آتی اب گورنر ہاؤس کو کھولا گیا ہے اندر سے کیا نکلا 70 کروڑ کے گولڈ کے بنے نلکے ان کو کیا شرم نہیں آئی تھی، کس کے پیسے سے یہ لگائے ؟اُس قوم کے پیسے سے یہ لگائے جہاں 45 فیصد stunted growth کے بچے ہیں اُن کو پوری غذا نہیں ملتی وہ اپنی پوری growth تک نہیں پہنچتے

لیکن اب وہ دور ختم ہوگیا ہے اب وہ دور آئے گا جو آئین کے Articles-25 کے تحت جو Fundamentals rights ان کو دیئے جائیں گے اور جو اُن کی حق تلفیاں ہوئی ہیں وہ سب دور کی جائیں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! فنانس منسٹر نے جو ہمیں figures دیئے ہیں اُس کے مطابق پہلے چیف منسٹر سیکرٹریٹ کا 802 ملین خرچہ تھا اب اگلے بجٹ میں 601 ملین ہے یہ بجٹ میں بہت خوش آئند بات ہے۔ ہمارے وزیراعظم نے جو precedent سیٹ کیا ہے اُس پر بڑا ٹھٹھا لگا، انہوں نے بڑا تماشا لگایا، او بھینسیں، او گاڑیاں، کیا ہو گیا؟ وہ نوکر، وہ چاکر کیوں کیا آپ کی جیب سے تھے یا آپ کی وراثت تھی، آپ کی جاگیر تھی اور کیا آپ اپنی جیب سے دے رہے تھے یہ شاہ خرچیاں؟ آپ taxpayer کی جیب کاٹ کر کر رہے تھے۔

جناب سپیکر! اب میں آپ کو بتاتی چلوں کہ پرائم منسٹر نے پرائم منسٹر ہاؤس کا خرچہ جو پہلے ایک مہینے میں 14 کروڑ اور 40 لاکھ تھا اس وقت پرائم منسٹر عمران خان کا جو خرچہ ہے یعنی پرائم منسٹر ہاؤس کا وہ 4 لاکھ 75 ہزار ہے۔

جناب سپیکر! میں تھوڑا سا بتاتی چلوں انہوں نے 12۔ارب روپے میٹرو بس کی سبسڈی دی ہے میں اپنی قوم سے یہ request کروں گی میں نے آج ہی نیوز میں دیکھا کہ میٹرو بس کا تھوڑا ٹکٹ بڑھایا جا رہا ہے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے لئے تھوڑی سی قوم کو قربانی دینا پڑے گی کیونکہ یہ 12۔ارب روپے کی سبسڈی اب برداشت نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ وہ سبسڈی تھی جو ان کے کمشنز میں گئی، جو ان کی mega scams میں گئی۔ اب ہم نے قرضے نہیں لینے، عمران خان خوددار قوم کے خوددار لیڈر ہیں آپ یقین کریں جب آئی ایم ایف کا نام آتا ہے یہ لوگ بڑا ٹھٹھا لگاتے ہیں کہ انہوں نے تو خودکشی کا کہا تھا۔

جناب سپیکر! جناب عمران خان جس کو میں جانتی ہوں اُس کے دل میں سخت تکلیف ہوتی ہے جب آپ آئی ایم ایف کا نام لیتے ہیں کیوں وہ ایک غیرت مند قوم کے غیرت مند لیڈر ہیں وہ ہرگز نہیں چاہتے اُن کا ایک ہی مشن ہے اس قوم کو اپنے پاؤں پر کھڑے کرنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ 29000۔ارب روپے کے جو قرضے وہ ہمارے گلے کا ہار بنا کر چھوڑ گئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ان کو ختم کیا جائے گا کیونکہ اس قوم کے پاس بہت talent ہے، بہت resources ہیں، سنہری دور شروع ہونے والا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا بہت شکریہ۔ جی، جناب محمد اشرف رند!

جناب محمد اشرف خان رند: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اپنے چیف منسٹر اور منسٹر فنانس کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں ایک اچھے بجٹ پر جو غریب آدمی کے لئے ہے۔ اس میں ایک چیز ضرور شامل کروں گا کہ ہمارے دوست جو آج نہیں بیٹھے ہیں سن رہے ہوں گے اس بجٹ میں اُن کے کرتوتوں کی وجہ سے اگر چھوٹا موٹا بوجھ وقتی طور پر بن رہا ہے تو یہ ان کے پچھلے دس سال کے کرتوت سامنے آ رہے ہیں اس میں ہمارا کوئی کردار نہیں ہے۔ انشاء اللہ ہماری حکومت، وزیر خزانہ، لاء منسٹر، چیف منسٹر تمام مل کر یہ سوچ رہے تھے کہ عوام کے لئے ایک اچھا بجٹ پیش کیا جائے جو چند مہینوں کے لئے ہے۔ اُن کو چاہئے کہ اپنے پچھلے دس سالہ کارکردگی کو دیکھیں جو دس سالوں میں غریب آدمی کے لئے کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر! میں جنوبی پنجاب سے ہوں ہم سب پنجاب کا حصہ ہیں سب سے پہلے میری اپیل ہو گی ملتان میں سب سیکر ٹریٹ بنا ہوا ہے اس بجٹ میں مہربانی کر کے جیسے بھی ہو اُس کا حصہ رکھا جائے تاکہ وہاں پر لوگوں کو ریلیف مل سکے، وہاں پر آفیسر ز بیٹھیں۔ جب تک جنوبی پنجاب کا معاملہ اسمبلی میں جائے گا اُس سے پہلے لوگوں کو ریلیف ملنے کے لئے وہاں اُس کے حصے میں تھوڑا سا بجٹ رکھا جائے۔

جناب سپیکر! دوسری میری درخواست یہ ہو گی کہ ڈی جی خان ڈویژن میں ہماری پولیس کی تعداد باقی پنجاب کے تمام ڈویژن سے کم ہے پولیس رولز کے مطابق 450 یا 400 آدمیوں پر ایک پولیس ملازم کا ہونا ضروری ہے وہاں پر کم از کم میرے حساب سے اس ratio سے نہیں بلکہ اس کے ڈبل سے بھی کم ملازم ہیں۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے بجٹ میں یہ چیز ضرور رکھی جائے کہ وہاں پر پولیس کی نفری کو پورا کیا جائے ہمارا ٹوٹل علاقہ کیونکہ پہاڑ کے ساتھ ہے تو مہربانی کر کے پولیس کی وہاں پر جو تعداد کم ہے اُس کو پورا کیا جائے۔

جناب سپیکر! تیسری درخواست میری تمام ممبران سے بھی اور جناب سپیکر آپ سے بھی کہ ہمارے ہاں ایک تونسہ بیراج ہے جنوبی پنجاب کا ایک ہی بیراج ہے اس کی remodelling کے بعد 2010 میں سیلاب آیا تھا اُس کے بعد اُس کے اندر کچھ چیزیں damage ہو چکی ہیں جس کو آج تک دبایا گیا ہے۔ میری اپیل ہے اگر بیراج ہو گا تو ہماری ساری نہریں چلیں گی۔

جناب سپیکر! مہربانی کر کے اس بجٹ میں ایمرجنسی کے طور پر اُس بیراج کے لئے اور ڈی جی خان اور مظفر گڑھ کینال کی remodelling کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور رکھا جائے کیونکہ یہ ہمارا اثاثہ ہے ہم اُس کا خیال کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اریگیشن منسٹر سے مل لیں وہ یہیں بیٹھے ہوں گے آپ اُن سے ایک میٹنگ کر لیں یہ جو معاملات ہیں وہ ان کو ذرا دیکھ لیں گے۔

جناب محمد اشرف خان رند: جناب سپیکر! میں میٹرو بس کے حوالے سے بات کروں گا جو سفید ہاتھی بنا ہوا ہے۔ ملتان میں آپ جا کر دیکھیں feeder buses جو بھی چل رہی ہیں آپ یقین کریں خالی چل رہی ہیں سارا دن خرچہ ہوتا ہے کوئی آدمی اس پر نہیں بیٹھتا۔

جناب سپیکر! میری humble request ہے کہ feeder buses کا distance بڑھا دیا جائے۔ اگر وہ پچاس کلو میٹر تک چل رہی ہیں تو ان کو سو کلو میٹر تک چلایا جائے اور ان پر کرایہ رکھا جائے۔ ان کو سو کلو میٹر کی بجائے دو سو کلو میٹر تک چلایا جائے تاکہ revenue generate ہو اور یہ سفید ہاتھی ہمارے گلے نہ پڑے۔ ہم اب یہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔ میں منسٹر فنانس اور منسٹر ٹرانسپورٹ سے یہ گزارش کروں گا کہ kindly اس پر عملدرآمد کیا جائے۔

جناب سپیکر! میری اگلی گزارش یہ ہوگی کہ ہمارے ہاں ایک پٹرولنگ پولیس ہوا کرتی تھی جواب بھی ہے لیکن وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ آپ believe کریں کہ ان کی گاڑیوں کے ٹائر نہیں ہیں، ان کے پاس گاڑیاں نہیں ہیں اور ان کے پاس کوئی facilities نہیں ہیں جبکہ وہ کرائم کنٹرول کرتے تھے۔ تھوڑی سی شرم ہوتی ہے، میں دو دن پہلے (ن) لیگ کے ساتھیوں کی بات سن رہا تھا وہ کہہ رہے تھے کہ ہمارے لیڈر نے اس شہر کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ دس سال تک چیف منسٹر رہنے کے بعد ان کی سوچ صرف ایک شہر تک محدود ہے جبکہ وہ پنجاب کے چیف منسٹر تھے ایک شہر کے نہیں تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اپوزیشن کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کی سوچ تبدیل ہونی چاہئے، ہماری سوچ تبدیل ہے کیونکہ ہم سب کے لئے سوچ رہے ہیں۔ جو میٹرو بس یہاں لاہور میں چل رہی ہے، جو feeder buses چل رہی ہیں یہاں منسٹر فنانس بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری ان سے یہ گزارش ہے کہ ان پر بھی کرایہ رکھا جائے تاکہ حکومت پر یہ بوجھ نہ پڑے۔ اس کے ساتھ میں ایک گزارش ضرور کروں گا کہ انہوں نے جتنی ڈویلپمنٹ کی ہے، according to law ایک MRS ہوتا ہے انہوں نے total non-schedule لگا کر تباہی مچادی ہے۔ اگر ایک structure ایک ارب روپے کا بننا تھا تو وہ 5۔ارب میں بنا ہے۔ پی ٹی آئی کی حکومت، ہمارے منسٹر فنانس، ہمارے چیف منسٹر اس چیز کو ensure کریں گے کہ انشاء اللہ چیک اینڈ بیلنس ہوگا۔ پنجاب میں یہ دیکھیں گے کہ کسان کے لئے، عام آدمی کے لئے اور غریب آدمی کے لئے آنے والا بجٹ انشاء اللہ اس سے بہت بہتر ہوگا۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یونیورسٹیاں بن رہی ہیں، South Punjab میں تونسہ بیراج ایک ایسی جگہ ہے جہاں پر ایک یونیورسٹی بنائی جا سکتی ہے۔ میری humble request ہوگی کہ جنوبی پنجاب کی یونیورسٹی تونسہ بیراج کے علاقے میں بنائی جائے۔ اس کے علاوہ میری

ایک اور چھوٹی سی گزارش ہے کہ کوٹ ادو میں 13 لاکھ کی آبادی ہے جو تحصیل ہے اس کو ضلع declare کیا جائے۔آپ کی بہت مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔اگلے ممبر مخدوم محمد رضا حسین بخاری ہیں۔

جناب محمد رضا حسین بخاری: جناب سپیکر!میں سب سے پہلے وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بہت اچھا بجٹ پیش کیا ہے۔ میں اپنے اپوزیشن کے بھائیوں سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انہیں اس ہاؤس کے تقدس کا خیال رکھنا چاہئے یہ کوئی تحصیل یا ضلع کی اسمبلی نہیں ہے جو انہوں نے ڈیسکوں کے اوپر کھڑے ہو کر اپنا attitude ظاہر کیا ہے۔احتجاج ان کا حق ہے، تنقید ان کا حق ہے لیکن خدا کے لئے اب ہمیں سمجھ جانا چاہئے کہ ہم نے اس پاکستان کو آگے لے کر چلنا ہے۔انہوں نے جس طرح کا احتجاج کیا ہے اور افسران کے ساتھ طوفان بدتمیزی کی یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ وہ تنقید کریں، اپوزیشن کا کردار ادا کریں اور پڑھے لکھوں کی طرح کریں ماشاء اللہ وہ پڑھے لکھے لوگ ہیں۔

جناب سپیکر!میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ بھی راجن پور سے belong کرتے ہیں اور میرا تعلق مظفر گڑھ کی پسماندہ تحصیل علی پور سے ہے جس کا زیادہ ایریا flood والا ہے وہاں سردار عامر گوپانگ اور سردار عاشق خان نے بند ڈبویا ہے۔ جو دریا پار علاقے ہیں وہاں اٹھارہ اٹھارہ، بیس بیس، پچیس پچیس کلومیٹر تک سکول ہے اور نہ کوئی ڈسپنسری ہے حالانکہ ان کے اقتدار میں دس سالہ پڑھا لکھا پنجاب رہا ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ کیا وہ عوام جینے کا حق نہیں رکھتی، کیا وہاں کے لوگ حق نہیں رکھتے کہ ان کو سکول ملے، ڈسپنسری ملے اور ہسپتال ملے؟

جناب سپیکر!میں دوسری گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میرا تعلق سیت پور سے ہے جو بہت پرانا تاریخی شہر ہے، میں اس سے پہلے والے پڑھے لکھے پنجاب کا بتانا چاہتا ہوں کہ وہاں اس دور میں آج کے دن تک بیس بائیس کلومیٹر کے ایریا میں مردوں اور خواتین کا کوئی ڈگری کالج نہیں بنا۔ بیس بائیس کلومیٹر روزانہ پیدل چل کر جانا اور واپس آنا یہ روزانہ تقریباً پچاس کلومیٹر بن جاتا ہے۔

جناب سپیکر!میری چیف منسٹر، فنانس منسٹر اور آپ سے یہ گزارش ہے کہ خدارا وہاں پر خواتین اور مردوں کا ڈگری کالج بنایا جائے۔ دریائے سندھ کے پار والے علاقوں میں پرائمری سکول بنایا جائے اور اگر ہسپتال نہیں بنایا جا سکتا تو ڈسپنسری بنائی جائے۔

جناب سپیکر! میرے حلقے میں پانی کا بہت بڑا مسئلہ ہے اور وہاں پر پانی بالکل خراب ہے میری گزارش ہے کہ اس پر بھی توجہ دی جائے۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ سبرینہ جاوید!

کورم کی نشاندہی

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جو ممبران باہر ہیں ان کو اندر بلا لیا جائے۔ کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جی، محترمہ سبرینہ جاوید!

سالانہ بجٹ برائے سال 19-2018 پر عام بحث

(جاری۔۔۔)

محترمہ سبرینہ جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو آپ سب کو مبارکباد دیتی ہوں کہ یہ صوبہ پنجاب کا friendly budget ہے اگر اسے positive دیکھا جائے تو پیچھے جتنا tenure گزرا ہے اس کی کمیوں اور خسارے کو ہم پورا کرنے آئے ہیں۔ جس دن بجٹ پیش ہو رہا تھا اس دن ایوان میں جو کچھ ہوا میں اسے harassment کا نام دوں گی۔ اس دن اپوزیشن والے تمام تہذیب اور تمیز بھول گئے، انہوں نے ہر طرح سے misbehave کیا۔ اپوزیشن میں بیٹھی تمام خواتین سے گزارش ہے کہ اس دن کا harassment Act میں آتا

ہے۔انہوں نے ہمیں individually چور ڈاکو جیسے نازیبا الفاظ کہہ کر harass کیا اس پر میرا اپنی تمام بہنوں کی طرف سے بھی احتجاج ہے۔انہیں یہ نہیں پتا کہ ہم عمران خان کی tigresses ہیں اگر وہ اس طرح سے حرکتیں کریں گے تو ہم خان کی tigresses انہیں بہتر جواب دے سکتی ہیں لیکن ہمیں ایوان کا decorum مدنظر رکھنا آتا ہے۔

جناب سپیکر! میں تو سمجھ رہی تھی کہ آج یہاں پر ایوان میں اپوزیشن بھی بیٹھی ہو گی میری ایک تجویز ہے کہ ہم خواتین کا ایک caucus بنالیں جو پچھلے tenure میں بنا تھا لیکن وہ ٹھیک طرح سے implement نہیں ہوا تھا۔یہ بجٹ صرف پی ٹی آئی کے ووٹرز کا نہیں بلکہ پورے پنجاب کا بجٹ ہے۔ جو چیزیں ہمیں چاہئیں وہ across the board تمام پارٹیوں کے ورکرز کو چاہئیں چونکہ یہ عوام کے لئے ہے۔

MR ACTING SPEAKER: Please order in the House.

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! یہ بجٹ صرف پی ٹی آئی کے لئے نہیں بلکہ تمام عوام کے لئے ہے اس لئے کیوں نہ ہم مل بیٹھ کر خواتین کا ایک caucus یعنی پریشر گروپ بنائیں تاکہ افہام وتفہیم اور صلاح مشورے سے اس بجٹ کو utilize کیا جائے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق ضلع جہلم سے ہے میں وہاں پر سارا تفصیلی visit کر کے آئی ہوں وہاں یہ دیکھا گیا ہے کہ سکولوں اور کالجز میں ٹیچرز نہیں ہیں لیکن ان تمام کا بجٹ تو آیا ہو گا اور ان کی تنخواہیں بھی pay ہوئی ہوں گی۔ایک ڈگری کالج میں چھ لیکچرارز کی تنخواہیں آتی ہیں لیکن موجود نہیں ہیں لہٰذا میری استدعا ہے کہ اس معاملے کی انکوائری کی جائے کہ ان کی تنخواہ کہاں گئی۔ جہلم کے BHU میں تیس سال سے ڈاکٹر بیٹھا ہے جو اپنا کلینک چلا رہا ہے اسے بھی check کیا جائے۔ جہلم میں THQ اور ہماری تمام ڈسپنسریز میں خصوصاً خواتین کے حوالے سے صحت کے انتظامات قابل شرم ہیں۔ موجودہ بجٹ میں improvement آئی ہے لیکن اگر یہ لوگ ہماری بات نہیں سنیں گے تو ہم implement کیسے کر سکیں گے۔

جناب سپیکر! میں دوبارہ استدعا کرتی ہوں کہ مہربانی فرماتے ہوئے ہم خواتین کا caucus بنائیں۔ ہم ادھر بیٹھی اپنی بہنوں کا احترام کرتی ہیں وہ بھی ہمیں ٹائم دیں اور ہم سب خواتین مل بیٹھ کر۔۔۔

(اذان جمعہ)

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ کی آخری تقریر ہے کیونکہ آج جمعۃ المبارک ہے اور ہم نے جمعہ کی نماز سے پہلے اجلاس ختم کرنا ہے لہٰذا آپ مہربانی کر کے wind up کر لیں۔

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں اس بابرکت دن اور وقت پر اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتی ہوں کہ اے رب العالمین! پی ٹی آئی کی حکومت جو منصوبے اور منشور لے کر آئی ہے اور اس نے عوام سے جو وعدے کئے ہیں ان کو پورا کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرما۔ آمین

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اب اجلاس مورخہ 22-اکتوبر 2018 بروز سوموار بوقت 2:00 بجے دوپہر تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔